از طرف

حضرت اقدس سیدی وسندی شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اطال اللہ بقاء کم بالصحۃ والعافیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

اللہ رب العزت سے قوی امید ہے کہ مزاج بخیریت سے ہوں گے اور اللہ تعالی بخیریت رکھے

اپنا مختصر تعارف ذکر کرنے کے بعد اپنا مقصد بیان کرتا ہوں بندہ جامعہ دارالعلوم کراچی کا فاضل اور جامعہ امدادیہ کا متخصص ہے اور تین سال سے جامعہ اشرفیہ میں مفتی شاہد عبید صاحب زید مجدہم کی نگرانی میں مزید تمرین جاری رکھی ہے۔ اور کچھ ہی عرصہ سے مفتی آن لائن کے شعبہ سے منسلک ہوں یہ سب آپ حضرات کی دعاوں کا نتیجہ ہے اور آپ حضرات سے مزید بھی دعاوں کی درخواست ہے۔

کچھ دنوں سے ایک مسئلہ میں کافی تشویش ہو رہی تھی حوالاجات دیکھ کر جانب راجح کو ترجیح نہیں دے پا رہا تھا اس لیے آپ حضرت کی رہنمائی درکار تھی وہ یہ کہ اگر مصلی کو نماز میں سہو ہو جاے اور خارج صلاۃ اسکو اسکی غلطی پر تنبیہ کرے اور اسکی تنبیہ کی وجہ سے مصلی اپنی نماز کی اصلاح کرے تو آیا اسکی نماز ہو جاے گی کہ نہیں اس پر احقر کو کوئی صریح جزئیہ نہیں ملا اور جو عبارتیں ملی ہیں ان کو دیکھ کر بندہ کو کوئی فیصلہ کرنا دشوار ہے

(۱) پہلی عبارت فتاوی عالمگیری کی ہے: الفَصلُ الأَوَّلُ فِيمَا يُفسِدُهَا المُفسِدُ لِلصَّلَاةِ نَوعَانِ: قَولٌ وَفِعلٌ. النَّوعُ الأَوَّلُ فِي الأَقوَالِ إِذَا تَكَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ نَاسِيًا أَو عَامِدًا خَاطِئًا أَو قَاصِدًا قَلِيلًا أَو كَثِيرًا تَكَلَّمَ لِإِصلَاحِ صَلَاتِهِ بِأَن قَامَ الإِمَامُ فِي مَوضِعِ القُعُودِ فَقَالَ لَهُ المُقتَدِي اُقعُد أَو قَعَدَ فِي مَوضِعِ القِيَامِ فَقَالَ لَهُ قُم أَو لَا لِإِصلَاحِ صَلَاتِهِ وَيَكُونُ الكَلَامُ مِن كَلَامِ النَّاسِ استَقبَلَ الصَّلَاةَ عِندَنَا. كَذَا فِي المُحِيطِ هَذَا إِذَا تَكَلَّمَ قَبلَ أَن يَقعُدَ قَدرَ التَّشَهُّدِ. هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَان ۹۸/۱۔ اس عبارت سے مقتدی کی نماز کا فاسد ہونا تو معلوم ہوتا ہے لیکن امام کی نماز کے بارے میں کوئی حکم نہیں لگایا اور اس جزئیہ کو اور کہیں ذکر بھی نہیں کیا نا فساد افعال میں اور نہ ہی باب الامامۃ میں۔۔۔۔۔

تو کیا ہندیہ کے مصنفین علماء کا رجحان امام کی نماز کے عدم فساد کی طرف ہے؟

(۲) دوسری عبارت بوادر النوادر میں صفحہ نمبر ۱۴۲ پر ہے جس میں اسی قسم کے سوال کے جواب میں حضرتؒ نے مقتدی کی نماز کے بارے میں فساد کا حکم لگایا ہے اور امام کی نماز کے بارے میں عدم فساد کا حکم لگایا ہے۔

(۳) تیسری عبارت معارف القران سورہ بقرہ کی آیت ۱۴۳ کی تفسیر میں ہے (آلہ مکبّر الصوت کی بحث) (اگر کوئی نمازی ایسے شخص کی آواز پر عمل کرے جو اس کے ساتھ نماز میں شریک نہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ خود اس شخص کی دلداری اور اتباع مقصود ہو یہ تو مفسد نماز ہے لیکن اگر اس نے کوئی حکم شرعی بتلایا اور اس کا اتباع نمازی نے کر لیا تو وہ در حقیقت امر الہی کا اتباع ہے اس لئے مفسدِ نماز نہیں ہوگا اسی لئے طحطاوی نے فیصلہ یہی کیا ہے کہ اقول لو قیل بالتفصیل بین کونہ امتثل امر الشارع فلا تفسد وبین کونہ امتثل امر الداخل مراعاۃ لخاطرہ من غیر نظر لامر الشارع فتفسد لکان حسناً (طحطاوی علی الدر، ص۲۰۲ ج۱)) جس میں حضرتؒ نے ایک اصول بیان فرمایا ہے کہ اگر مصلی خارج صلاۃ کی اتباع اسکی دلداری کے لیے کرتا ہے تو اسکی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر اسکی اتباع امر شارع کی وجہ سے کرتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔

اس عبارت سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں کہ کسی کی دلداری کے لیے اسکی اتباع کرنا مفسد نماز ہے اور خارج صلاۃ کے کہنے پر امر شارع کی اتباع کرنا غیر مفسد ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں باتوں میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ اگر خارج صلاۃ مصلی کو اصلاح صلاۃ پر متنبہ کرتا ہے تو اس پر عمل کرنا کس صورت میں خارج صلاۃ کی دلداری متصور ہو گی اور کس صورت میں امر شارع کی اتباع متصور ہو گی۔؟

(۴) اور اس مسئلہ کو اسطرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ خارج صلاۃ کی تنبیہ پا فوراً عمل نا کرے بلکہ کچھ وقفہ کر کے اپنی نماز کی اصلاح کرے (وَفِي القُنيَةِ: قِيلَ لِلمُصَلِّي مُنفَرِدٍ تَقَدَّم بِأَمرِهِ أَو دَخَلَ رَجُلٌ فُرجَةَ الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ المُصَلِّي حَتَّى وَسِعَ المَكَانُ عَلَيهِ فَسَدَت صَلَاتُهُ. وَيَنبَغِي أَن يَمكُثَ سَاعَةً ثُمَّ يَتَقَدَّمَ بِرَأيِ نَفسِهِ. وَعَلَّلَهُ فِي شَرحِ القُدُورِيِّ بِأَنَّهُ امتِثَالٌ لِغَيرِ أَمرِ اللهِ تَعَالَى) ردالمحتار / ج۱/ص ۶۲۳ اس میں پوچھنا یہ ہے کہ اس وقفہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اگر کسی نے وقفہ کیے بغیر اپنی نماز کی اصلاح کر لی تو اسکی نماز کا کیا حکم ہوگا۔؟

حضرت اپنی ناقص علم کی وجہ سے اپنی بات نا سمیٹ سکا جسکی وجہ سے آپکا قیمتی وقت لینا پڑا لیکن اللہ رب العزت نے آپ حضرات کو پیدا ہی ہماری رہنمای کے لیے کیا ہے اس لیے امید ہے کہ آپ حضرات بنفس نفیس بندہ کی رہنمائی فرمائیں گے۔

آپکا خادم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

یہاں دو مختلف مسئلہ ہیں،ایک تکلم فی الصلاۃ،دوسرا،تلقن من الخارج۔

پہلا مسئلہ: جو فتاویٰ عالمگیریہ سے نقل کیا گیا ہے،کہ مقتدی نماز میں تکلم کرے اور تکلم خواہ اصلاح صلاۃ کے لئے کرے یا تکلم سے مقصد اصلاح صلاۃ نہ ہو،دونوں صورتوں میں کلام کرنے والے (مقتدی) کی نماز فاسد ہو جائیگی،اس عبارت میں صرف تکلم فی الصلاۃ کا مسئلہ ذکر فرمایا ہے،جیسا کہ اسی عبارت کے آخر میں فرمایا ہے''ویکون الکلام من کلام الناس''کہ مقتدی کا کلام،کلام الناس میں سے ہے،اور کلام االناس مفسد صلاۃ ہے،البتہ امام کی نماز فاسد ہو گی یا نہیں، اس سے ہندیہ میں تعرض نہیں کیا گیا،لیکن مقتدی جب نماز کے دوران کلام الناس کرے،تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وہ نماز سے خارج سمجھا جائے گا،اب وہ جو کلام کرے،تو اس کا تعلق خارج نماز سے ہو گا،اور اگر امام اس خارج از نماز شخص کا لقمہ لے لے،تو یہ'' تلقن من الخارج''ہے،جس کا حکم ذیل میں ''تلقن میں الخارج''میں بیان کیا جائیگا۔

دوسرا مسئلہ: ''تلقن من الخارج''کا ہے،جس کی کتب فقہ میں مختلف مثالیں ذکر کی گئی ہیں: جیسے صاحب الدّر المختارؒ نے بحوالہ قنیہ یہ مسئلہ ذکر کیا ہے کہ''اگر کسی نے اگلی صف سے کسی نمازی کو اپنے ساتھ پچھلی صف میں کھڑا کرنے کے لئے کھینچا اور وہ نمازی اس کے کھینچنے سے پیچھے آگیا''،تو یہ صورت تلقن من الخارج ہے۔البتہ چونکہ''تلقن من الخارج''مطلقاً مفسد صلاۃ نہیں،بلکہ وہ''تلقن من الخارج''مفسد صلاۃ ہو گا،جس میں امتثال لامر غیر شارع کا قصد ہو۔

جہاں تک بات ہے حضرت مفتی شفیع صاحب قدس اللہ سرّہ کے اصول کی جو انہوں نے''طحطاوی''کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ''اگر مصلی خارج صلاۃ کی اتباع اس کی دلداری کے لئے کرتا ہے،تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر اسکی اتباع امر شارع کی وجہ سے کرتا ہے،تو نماز فاسد نہ ہو گی''ان دونوں امور یعنی امتثال امرِ شارع اور امتثال امرِ غیر شارع کے درمیان مابہ الامتیاز کیا ہے؟اس کا جواب یہ ہے کہ اصلاً تو یہ موقوف ہے مصلی کے رجحان پر،کہ جس طرف اس کا رجحان ہو گا اسی کا اعتبار کیا جائے گا،جیسے''درّ مختار''کے مذکورہ مسئلہ میں اگر مصلی شریعت کے حکم کا خیال کیے بغیر خارج شخص کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے اس کے کھینچنے سے پیچھے آجائے،امتثال امر شارع کی نیت نہ کی،تو نماز فاسد ہو گی۔ اور اگر خارج مصلی کے کھینچنے کے بعد اس نے شریعت کا حکم سمجھ کر پیچھے ہو گیا،تو اس کی نماز درست ہو گی۔(ماخذہ التبویب بزیادۃ ۲۴/۶۱۸)البتہ ان دونوں کے درمیان ظاہری اعتبار سے اس طرح فرق کیا جاسکتا ہے کہ اگر مصلی بے پرواہ ہو کر فوراً خارج شخص کے حکم پر عمل کرتا ہے،تو یہ اسی شخص کے امر کا امتثال سمجھا جائیگا،لیکن اگر کچھ ٹھر کر جسے''قنیہ''میں وقفہ سے تعبیر کیا گیا ہے،تو اس صورت میں امتثال حکم شارع ہو گا۔(مزید تفصیل کے لئے منسلکہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں)

باقی ''قنیہ''میں جو وقفہ کا ذکر ہے کہ مقتدی ایک گھڑی ٹھہر جائے، پھر اپنی رائے سے آگے بڑھ جائے، تو یہ وقفہ امتثالِ امرِ شارع کی علامت ہے کہ وقفہ کی صورت میں امتثال امر شارع کی طرف راجع ہوگا، کہ مقتدی جو خارج شخص کی تعمیل کررہاہے، وہ اس کے حکم کی وجہ سے نہیں، بلکہ شارع کا حکم سمجھ کر، لہذا اگر کوئی شخص وقفہ کیے بغیر امرِ شارع سمجھ کر نماز کی اصلاح کرے، تو اس کی نماز بھی درست سمجھی جائے گی، کیونکہ وہ امتثال امر شارع کے مطابق اپنی نماز درست کررہا ہے۔

تیسرا مسئلہ: خارج از نماز شخص کا مصلی کو لقمہ دینا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر نماز سے خارج شخص کسی مصلی کو لقمہ دے، اور مصلی لقمہ لے لے، تو مصلی کی نماز فاسد ہو جائیگی۔اور اسی طرح خارج صلاۃ نے امام کو لقمہ دے، اور امام کو خارج شخص کے لقمہ کی وجہ سے آیت یاد آجائے، خواہ یاد امام کو لقمہ کے دوران آئے یا لقمہ ختم ہونے کے بعد آئے، تو اس صورت میں بھی نماز فاسد ہو جائیگی (لوجود التعلم) اور اگر امام کو آیت خارج شخص کے لقمہ دینے کی وجہ سے یاد نہ آئی ہو، بلکہ از خود یاد آگئی ہو، تو اس صورت میں امام کی نماز مطلقاً فاسد نہ ہو گی۔

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي - (2 / 2)

(قَوْلُهُ يُفْسِدُ الصَّلَاةَ التَّكَلُّمُ) لِحَدِيثِ مُسْلِمٍ «إنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ» وَفِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ «إنَّمَا هِيَ» وَمَا لَا يَصْلُحُ فِيهَا مُبَاشَرَتُهُ يُفْسِدُهَا مُطْلَقًا كَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَكْرُوهُ غَيْرُ صَالِحٍ مِنْ وَجْهٍ دُونَ وَجْهٍ وَالنَّصُّ يَقْتَضِي انْتِفَاءَ الصَّلَاحِ مُطْلَقًا أَطْلَقَهُ فَشَمِلَ الْعَمْدَ وَالنِّسْيَانَ وَالْخَطَأَ وَالْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ لِإِصْلَاحِ صَلَاتِهِ أَوْ لَا عَالِمًا بِالتَّحْرِيمِ أَوْ لَا وَلِهَذَا عَبَّرَ بِالتَّكَلُّمِ دُونَ الْكَلَامِ لِيَشْمَلَ الْكَلِمَةَ الْوَاحِدَةَ كَمَا عَبَّرَ بِهَا فِي الْمَجْمَعِ لِأَنَّ التَّكَلُّمَ هُوَ النُّطْقُ يُقَالُ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ وَتَكَلَّمَ كَلَامًا كَذَا فِي ضِيَاءِ الْحُلُومِ وَسَوَاءٌ أَسْمَعَ غَيْرَهُ أَوْ لَا وَإِنْ لَمْ يُسْمِعْ نَفْسَهُ وَصَحَّحَ الْحُرُوفَ فَعَلَى قَوْلِ الْكَرْخِيِّ تَفْسُدُ وَحُكِيَ عَنْ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَدَمُهُ وَالِاخْتِلَافُ فِيهِ نَظِيرُ الِاخْتِلَافِ فِيمَا إذَا قَرَأَ فِي صَلَاتِهِ وَلَمْ يُسْمِعْ نَفْسَهُ هَلْ تَجُوزُ صَلَاتُهُ وَقَدْ بَيَّنَّاهُ كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ

(رد المحتار) - (1 / 571)

لَوْ جَذَبَهُ آخَرُ فَتَأَخَّرَ الْأَصَحُّ لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ. وَفِي الْقُنْيَةِ: قِيلَ لِمُصَلٍّ مُنْفَرِدٍ تَقَدَّمْ بِأَمْرِهِ أَوْ دَخَلَ رَجُلٌ فُرْجَةَ الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ الْمُصَلِّي حَتَّى وَسِعَ الْمَكَانُ عَلَيْهِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ، وَيَنْبَغِي أَنْ يَمْكُثَ سَاعَةً ثُمَّ يَتَقَدَّمَ بِرَأْيِ نَفْسِهِ، وَعَلَّلَهُ فِي شَرْحِ الْقُدُورِيِّ بِأَنَّهُ امْتِثَالٌ لِغَيْرِ أَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى.....................وَقَالَ

ط:لَوْ قِيلَ بِالتَّفْصِيلِ بَيْنَ كَوْنِهِ أُمْتُثِلَ أَمْرَ الشَّارِعِ فَلَا تَفْسُدُ وَبَيْنَ كَوْنِهِ امْتَثَلَ أَمْرَ الدَّاخِلِ مُرَاعَاةً لِخَاطِرِهِ مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ لِأَمْرِ الشَّارِعِ فَتَفْسُدُ لَكَانَ حَسَنًا

الدر المختار (1 / 622)

(وَفَتْحُهُ عَلَى غَيْرِ إمَامِهِ) إلَّا إذَا أَرَادَ التِّلَاوَةَ وَكَذَا الْأَخْذُ، إلَّا إذَا تَذَكَّرَ فَتَلَا قَبْلَ تَمَامِ الْفَتْحِ (**وفی رد المحتار**) (قَوْلُهُ وَكَذَا الْأَخْذُ) أَيْ أَخْذُ الْمُصَلِّي غَيْرَ الْإِمَامِ بِفَتْحِ مَنْ فَتَحَ عَلَيْهِ مُفْسِدٌ أَيْضًا كَمَا فِي الْبَحْرِ عَنْ الْخُلَاصَةِ. أَوْ أَخْذُ الْإِمَامِ بِفَتْحِ مَنْ لَيْسَ فِي صَلَاتِهِ كَمَا فِيهِ عَنْ الْقُنْيَةِ (قَوْلُهُ إلَّا إذَا تَذَكَّرَ إلَخْ) قَالَ فِي الْقُنْيَةِ: أُرْتِجَ عَلَى الْإِمَامِ فَفَتَحَ عَلَيْهِ مَنْ لَيْسَ فِي صَلَاتِهِ وَتَذَكَّرَ، فَإِنْ أَخَذَ فِي التِّلَاوَةِ قَبْلَ تَمَامِ الْفَتْحِ لَمْ تَفْسُدْ وَإِلَّا تَفْسُدُ لِأَنَّ تَذَكُّرَهُ يُضَافُ إلَى الْفَتْحِ اهـ بَحْرٌ قَالَ فِي الْحِلْيَةِ: وَفِيهِ نَظَرٌ لِأَنَّهُ إنْ حَصَلَ التَّذَكُّرُ وَالْفَتْحُ مَعًا لَمْ يَكُنْ التَّذَكُّرُ نَاشِئًا عَنْ الْفَتْحِ.

وَلَا وَجْهَ لِإِفْسَادِ الصَّلَاةِ بِتَأَخُّرِ شُرُوعِهِ فِي الْقِرَاءَةِ عَنْ تَمَامِ الْفَتْحِ، وَإِنْ حَصَلَ التَّذَكُّرُ بَعْدَ الْفَتْحِ قَبْلَ إتْمَامِهِ فَالظَّاهِرُ أَنَّ التَّذَكُّرَ نَاشِئٌ عَنْهُ وَوَجَبَتْ إضَافَةُ التَّذَكُّرِ إلَيْهِ فَتَفْسُدُ بِلَا تَوَقُّفٍ لِلشُّرُوعِ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى إتْمَامِهِ اهـ مُلَخَّصًا قُلْت: وَالَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ: إنْ حَصَلَ التَّذَكُّرُ بِسَبَبِ الْفَتْحِ تَفْسُدُ مُطْلَقًا: أَيْ سَوَاءٌ شَرَعَ فِي التِّلَاوَةِ قَبْلَ تَمَامِ الْفَتْحِ أَوْ بَعْدَهُ لِوُجُودِ التَّعَلُّمِ، وَإِنْ حَصَلَ تَذَكُّرُهُ مِنْ نَفْسِهِ لَا بِسَبَبِ الْفَتْحِ لَا تَفْسُدُ مُطْلَقًا، وَكَوْنُ الظَّاهِرِ أَنَّهُ حَصَلَ بِالْفَتْحِ لَا يُؤَثِّرُ بَعْدَ تَحَقُّقِ أَنَّهُ مِنْ نَفْسِهِ لِأَنَّ ذَلِكَ مِنْ أُمُورِ الدِّيَانَةِ لَا الْقَضَاءِ حَتَّى يُبْنَى عَلَى الظَّاهِرِ.--------------------**واللہ تعالی اعلم بالصواب**

محمد غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ

۱ فروری ۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۱۱/۴/۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح

۱۱/۴/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۱۱/۴/۱۴۳۶ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۹/۱۶۸۹

۱۲/۴/۱۴۳۶ھ

۲/۲/۲۰۱۵

سوال

تلقن من الخارج کیا ہر حال میں مفسدِ صلوٰۃ ہے؟ مثلاً اگر کوئی شخص باہر سے قبلہ کا رخ درست بتائے یا کوئی عورت دوسری عورت کو جسم کے کسی حصہ کے کھلنے کی نشاندہی کر کے اسے ڈھانپنے کے لئے کہے تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلّیا

تلقن من الخارج کی اصل حقیقت کیا ہے اور کیا یہ ہر حال میں مفسدِ صلوٰۃ ہے یا نہیں؟ اس بارے میں حضرات فقہاءِ کرام اور زمانہءقریب کے ہمارے بعض اکابرین رحمہم اللہ کی بعض عربی اور اردو عبارات دیکھنے سے اس کی درج ذیل صورتیں سامنے آتی ہیں، جن میں سے بعض مفسدِ صلوٰۃ ہیں اور بعض نہیں ہیں، اور اسی سے تلقن من الخارج کی اصل حقیقت بھی معلوم ہو جاتی ہے، وہ صورتیں درج ذیل ہیں۔

﴿۱﴾..... ردّالمحتار میں "بحوالہ قنیۃ" یہ مسئلہ مذکور ہے کہ "اگر کسی منفرد نمازی کو آگے بڑھنے کے لئے کہا جائے اور وہ اس کے حکم سے آگے بڑھ جائے یا کوئی آدمی دو آدمیوں کے درمیان صف میں خالی جگہ پر کھڑا ہو اور ساتھ والا نمازی اس کے کھڑے ہوتے ہی اس کے لئے جگہ کشادہ کر دے تو ان دونوں صورتوں میں دوسرے کے حکم سے آگے بڑھنے والے منفرد نمازی کی اور دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کرنے والے نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی"، شرحِ قدوری میں اس کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ امتثال امرِ غیر اللہ ہے۔

﴿۲﴾..... صاحبِ الدرّالمختارؒ نے "بحوالہ قنیہ" اس کے مخالف ایک دوسرا مسئلہ بھی نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "اگر کسی نے اگلی صف سے کسی نمازی کو اپنے ساتھ پچھلی صف میں کھڑا کرنے کے لئے کھینچا اور وہ نمازی اس کے کھینچنے سے پیچھے آ گیا تو گو کہ یہ صورت بھی تلقن من الخارج کی ہے لیکن اس میں صاحبِ قنیہ نے عدمِ فساد کو ترجیح دی ہے"۔

علاّمہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ مسئلہ نمبر۲ میں "صاحبِ قنیہ" نے اس کی تصریح نہیں کی کہ غیر کے کھینچنے سے پیچھے آنے والا نمازی اس غیر کے حکم سے پیچھے آیا ہے یا محض اپنی رائے سے یا امرِ شارع سمجھ کر؟ اس لئے مذکورہ دونوں مسئلوں میں تطبیق دینے کے لئے ضروری ہے کہ مسئلہ نمبر۱ (جسے مفسدِ صلوٰۃ قرار دیا گیا ہے) کو امتثالِ امرِ غیر اللہ پر محمول کیا جائے اور مسئلہ نمبر۲ (جس میں عدمِ فساد کے قول کو ترجیح دی گئی ہے) کو امتثالِ امرِ شارع پر محمول کیا جائے، ایسی صورت میں دونوں مسئلوں میں کوئی تعارض نہیں ہوگا۔

﴿۳﴾..... حضرات فقہاءِ کرام رحمہم اللہ نے اپنے متون و شروح میں نماز میں "قراءۃ من المصحف" کو مفسدِ صلوٰۃ قرار دیا ہے اور اس کی وجہ منجملہ وجوہات کے یہ بیان کی ہے کہ یہ تعلیم و تعلّم اور تلقن من الخارج ہے۔

بقیہ مسئلہ ورق نمبر۲ میں ملاحظہ فرمائیں

﴿٤﴾...... مسئلہ مذکورہ (قراءۃ من المصحف) سے حافظِ قرآن کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ حافظِ قرآن کے لئے بشرطیکہ اس نے قرآن ہاتھ سے نہ اٹھایا ہو قراءۃ من المصحف بالا جماع مفسدِ صلوٰۃ نہیں ہے کیونکہ یہ تلقن من المصحف نہیں ہے، ہاں البتہ یہ مصحف سے فی الجملہ استعانت ضرور ہے لیکن اس درجہ کی استعانت سے نماز فاسد نہیں ہوتی (اعلاء السنن ج۵ص۶۱)

﴿۵﴾...... اگر کسی خارج از نماز شخص نے کسی نمازی کو قبلہ درست بتایا اور قرائن سے نمازی کو اس کی بات درست معلوم ہوئی اور اس نے اپنا رخ قبلہ کی طرف موڑ دیا تو حضرات فقہاءِ کرامؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی، کیونکہ یہ اگر چہ بظاہر تلقن من الخارج اور امتثالِ امر مخلوق ہے لیکن درحقیقت یہ امتثالِ امر اللہ ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

﴿٦﴾...... اگر کوئی خارج از نماز شخص کسی امام کو لقمہ دے اور امام لقمہ لے لے تو حضرات فقہاءِ کرامؒ نے اس کو تلقن من الخارج قرار دے کر امام اور تمام مقتدیوں کی نماز کو فاسد قرار دیا ہے۔

﴿۷﴾...... اگر کسی نمازی کو دو باتوں میں سے کسی ایک کی تعیین میں تردد ہو اور کسی خارج از نماز شخص کے بتلانے سے کوئی ایک پہلو اس کے ہاں راجح ہو جائے اور وہ فوراً اس پر عمل کرے تو بظاہر یہ بھی تلقن من الخارج ہے لیکن مفسدِ صلوٰۃ نہیں ہے، مثلاً یہ کہ کسی امام نے نماز مغرب میں سہواً دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور سلام پھیرتے ہی اس کو شبہ ہوا کہ شاید دو رکعتیں پڑھی ہیں مگر عدمِ تیقن کے باعث وہ کھڑا نہ ہوا، سلام پھیرنے کے بعد کسی مقتدی نے بتایا کہ دو رکعتیں ہوئی ہیں جس سے امام کا شبہ راجح ہو گیا اور وہ فوراً کھڑا ہوا اور مقتدی بھی اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تیسری رکعت کے بعد اس نے سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس مسئلہ کے متعلق فرمایا ہے کہ "مذکورہ صورت میں چونکہ امام کا شبہ راجح ہو گیا اور امرِ شارع کے سبب سے وہ کھڑا ہوا ہے اس لئے اس کی اور سب مقتدیوں کی نماز ہو گئی بجز کلام کرنیوالے مقتدی کے کہ اس کی نماز بوجہ کلام کے فاسد ہو گئی۔

ان تمام فقہی جزئیات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ مذکورہ میں تلقن من الخارج جو مفسدِ صلوٰۃ ہے کی درج ذیل دو صورتیں ہیں۔

﴿۱﴾...... ایک یہ کہ نمازی کا مقصود امرِ شارع کی پرواہ کئے بغیر خارج از نماز شخص کی بات کا امتثال ہو یہ مفسدِ صلوٰۃ ہے۔

﴿۲﴾...... دوسرے یہ کہ تلقن من الخارج میں تعلیم و تعلّم بھی پایا جائے جیسا کہ اس کی مثال نمبر ٦ کے تحت گذر چکی ہے تو چونکہ تعلیم و تعلّم عملِ کثیر اور منافی صلوٰۃ ہے اس لئے ایسا تلقن من الخارج بھی مفسدِ صلوٰۃ ہوگا اگر چہ اس سے مقصود امرِ شارع کا ہی امتثال ہو، اسے حضرات فقہاءِ کرامؒ نے مفسداتِ صلوٰۃ کے تحت تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

بقیہ مسئلہ ورق نمبر ۳ میں ملاحظہ فرمائیں

اور پہلی صورت کے متعلق علّامہ طحطاویؒ نے فیصلہ کن بات ارشاد فرمائی ہے جس سے سب فروع بھی متفق ہو جاتی ہیں، تمام محققین نے اسے پسند کیا ہے، اور وہ یہ ہے

''اگر مسئلہ مذکورہ میں کچھ تفصیل کی جائے تو زیادہ بہتر ہے وہ یہ کہ اگر غیر کے قول پر عمل کرنیوالے کا مقصد امتثالِ امرِ شارع تھا تو ایسی صورت میں اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر امرِ شارع کی پرواہ کئے بغیر محض خارج از نماز کی دلداری کے لئے اس کے امر کا امتثال کیا تو ایسی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی'' (ردالمحتار ج اص ۵۷۱)

اور حضرت مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے معارف القرآن (ج اص ۳۷۷) میں اس مسئلہ پر نہایت واضح اور جامع کلام فرمایا ہے جس سے حضرات فقہاءِ کرامؒ کی تمام مختلف عبارات میں تطبیق ہو جاتی ہے اور مسئلہ کا ہر پہلو نہایت واضح ہو جاتا ہے اور اجمالی طور پر تمام فروع کا حل بھی معلوم ہو جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہے

اور عام فقہاءِ حنفیہ نے جو خارج صلوٰۃ کسی شخص کی اقتداء اور اتباع کو مفسدِ نماز کہا ہے جو عام متون وشروح حنفیہ میں منقول ہے اس کا منشاء یہ ہے کہ نماز میں غیر اللہ کے امر کا اتباع موجبِ فسادِ نماز ہے، لیکن اگر کوئی شخص اتباع امرِ الٰہی کا کرے مگر اس اتباع میں کوئی دوسرا شخص واسطہ بن جائے وہ موجبِ فساد نہیں۔

فقہاء نے جہاں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ کوئی شخص جماعت میں شریک ہونے کے لئے ایسے وقت پہنچے کہ اگلی صف پوری ہو چکی ہے اب پچھلی صف میں تنہا رہ جاتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اگلی صف میں سے کسی آدمی کو پیچھے کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لے اس میں بھی یہی سوال آتا ہے کہ اس کے کہنے سے جو پیچھے آ جائے گا وہ نماز میں اتباع امرِ غیر اللہ کا کرے گا اس لئے اس کی نماز فاسد ہو جانی چاہئے لیکن الدرّالمختار ''باب الامامة'' میں اس مسئلہ کے متعلق تحریر فرمایا ''ثم نقل تصحيح عدم الفساد فی مسئلة من جذب من الصف فتأخر فهل ثم فرق فليحرّر''، اس پر علّامہ طحطاویؒ نے تحریر فرمایا: لانه امتثل امر الله یعنی اس صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ در حقیقت اس شخص نے آنیوالے کے حکم کا اتباع نہیں کیا بلکہ امرِ الٰہی کا اتباع کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اس کو پہنچا ہے کہ جب ایسی صورت پیش آئے تو اگلی صف والے کو پیچھے آ جانا چاہئے۔

اسی طرح شرنبلالیؒ نے شرح وہبانیہ میں اس مسئلہ کا ذکر کر کے پہلے فسادِ نماز کا قول کیا پھر اس کی تردید کی، اس کے الفاظ یہ ہیں'' اذاقيل لمصلّ تقدم فتقدم ......الى ......فسدت

بقیہ مسئلہ ورق نمبر۴ میں ملاحظہ فرمائیں

صلوٰته لانه امتثل امر غیر الله فی الصلوٰة لان امتثاله انما هو لامر رسول الله ﷺ فلا یضر......

ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی نمازی ایسے شخص کی آواز پر عمل کرے جو اس کے ساتھ نماز میں شریک نہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ خود اس شخص کی دلداری اور اتباع مقصود ہو یہ تو مفسدِ نماز ہے لیکن اگر اس نے کوئی حکمِ شرعی بتلایا اور اس کا اتباع نمازی نے کرلیا تو وہ درحقیقت امرِ الٰہی کا اتباع ہے اس لئے مفسدِ نماز نہیں ہوگا اسی لئے طحطاویؒ نے فیصلہ یہی کیا ہے کہ "اقول: لو قیل بالتفصیل بین کونه امتثل امر الشارع فلاتفسد وبین کونه امتثل امر الداخل مراعاة لخاطره من غیر نظر لامر الشارع فتفسد لکان حسناً (طحطاوی علی الدر ج۱ ص۲٤٦)

اس کے علاوہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ "آلاتِ جدیدہ کے شرعی احکام" ﴿ص۶۱ تا ۶۴﴾ میں بھی اس پر کلام کیا ہے، اور "امداد الفتاویٰ" ﴿ج۱ ص۳۴۰، ۳۵۵، ۳۵۶﴾ "امداد الاحکام" ﴿ج۱ ص۵۵۵، ۵۶۱﴾ اور "فتاویٰ دار العلوم دیوبند" ﴿ج۴ ص۴۳، ۴۴﴾ میں بھی "**التلقین من الخارج**" سے متعلق کچھ سوالات و جوابات ہیں، ان سب کی تفصیل جواب کے آخر میں منسلکہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ بالا تفصیل کے بعد اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والی عورت نے شریعت کے حکم کا خیال کئے بغیر نشاندہی کرنیوالی عورت کے حکم ہی کا اتباع کرتے ہوئے کپڑا درست کیا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر اس کے امر کا اتباع مقصود نہیں تھا بلکہ عورت کی نشاندہی کے بعد اس نے شریعت کا حکم سمجھ کر کپڑا درست کیا جیسا کہ ظاہر یہی ہے تو اس کی نماز درست ہے، فاسد نہیں ہوگی، البتہ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ مذکورہ عورت نشاندہی کرنیوالی عورت کی بات فوراً نہ مانے بلکہ قدرے توقف کے بعد اپنی رائے سے کپڑا درست کرے تاکہ اس کی نماز ہر طرح کے فساد سے محفوظ رہے اور یہی تفصیل باہر سے قبلہ کا درست رخ بتانیوالے کے قول پر عمل کرنیوالے کے بارے میں ہے۔

وفی الدر المختار: ﴿ج۱ ص۶۲۲﴾

حتی لو امتثل امر غیره فقیل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احدٌ فوسع له فسدت، بل یمکث ساعة ثم یتقدم برأیه......الخ

وفیه ایضاً ﴿ج۱ ص۵۷۱﴾

قال ابن عابدین الشامیؒ لو جذبه آخر فتأخر الاصح لاتفسد صلوٰته، وفی القنیه: قیل لمصل منفرد تقدم بأمره او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلی حتی

بقیہ منسلکہ ورق نمبر ۵ میں ملاحظہ فرمائیں

وسع المکان علیه فسدت صلوته ۔ وینبغی ان یمکث ساعة ثم یتقدم برأی نفسه وعلله فی شرح القدوری بأنه امتثال لغیرامراللّٰہ تعالیٰ۔

اقول: ماتقدم من تصحیح صلٰوۃمن تأخر ربما یفید تصحیح عدم الفساد فی مسألۃالقنیة لأنه مع تأخره بجذبه لاتفسد صلوته ولم یفصل بین کون ذلک بأمره ام لا الا ان یحمل علیٰ ما اذا تأخر لا بأمره فتکون مسألة اخریٰ فتأمل......الخ کلام المصنف وحاصله انه لافرق بین المسألتین الاان یدعی حمل الاولی علی ما اذا تأخر بمجرد الجذب بدون امر۔ والثانیة علیٰ ما اذافسخ له بأمره فتفسد فی الثانیة لانه امتثل امر المخلوق هو فعل مناف للصلٰوۃ بخلاف الاولیٰ۔

(قوله فهل ثم فرق) قد علمت من کلام المصنف انه لو تأخر بدون امر فیهما فلافرق بینهماویکون التصحیح وارداًفیهماوان تأخر بالامر فی احداهمافهناک فرق وهو اجابته امر المخلوق فیکون موضوع المسألتین مختلفاً۔

هذاوقد ذکر الشرنبلالیؒ فی شرح الوهبانیة مامر عن القنیة وشرح القدوری ثم رده بأن امتثاله انما هو لامر رسول الله ﷺ فلایضر......الخ لکن لایخفیٰ انه تبقی المخالفة بین الفرعین ظاهرة وکان الشارح لم یجزم بصحة الفرق الذی ابدأه المصنف فلذا قال فلیحرّر۔ وجزم فی مکروهات الصلوٰۃ وفی مفسداتها بمافی القنیة تبعاًلشرح المنیة، وقال ط:لو قیل بالتفصیل بین کونه امتثل امر الشارع فلاتفسد وبین کونه امتثل امرالداخل مراعاۃ لخاطره من غیرنظر لامر الشارع فتفسد لکان حسناً۔

وفی البحر الرائق:﴿ج۲ص۲۔۲۔۱۰﴾

(یفسد الصلوٰۃ)...... (قوله وفتحه علی غیرامامه) ای یفسدها لانه تعلیم وتعلّم لغیرحاجة......ولو سمعه المؤتم ممن لیس فی الصلوٰۃ ففتحه علیٰ امامه یجب ان تبطل صلوٰۃ الکل لان التلقین من خارج......(قوله وقراءته من مصحف) ای یفسدها عند ابی حنیفةؒ ......لابیحنیفةؒوجهان...... الثانی انه تلقن من المصحف فصار کما اذا تلقن من غیره......وقال الرازیؒ قول ابی حنیفةؒ محمول علیٰ من لم یحفظ القرآن ولا یمکنه ان یقرأ الا من مصحف فأما الحافظ فلاتفسد صلوٰته فی قولهم جمیعاً......الخ

بقیہ مسئلہ ورق نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں

وفی اعلاء السنن: ﴿ج۵ص۲۱﴾

لان القراءة من المصحف تلقن منه فصار كما اذا تلقن من غيره و التعليم و التعلّم ينافی الصلوٰة.....قال الرازیؒ : قول ابی حنیفةؒ (بفساد الصلوٰة بالقراءة من المصحف) محمول علیٰ من لم یحفظ القرآن ولا یمکنه ان یقرأ الا من مصحف فأما الحافظ فلاتفسد صلوٰته فی قولهم جمیعاً وتبعه علیٰ ذلك السرخسیؒ فی "جامعه الصغیر" و ابونصر الصفار معه بأن هذه القراءة مضافة الی حفظه لا الیٰ تلقّنه من المصحف و جزم به فی "فتح القدیر" و "النهایة" و "التبیین" وهو الاوجه۔

قلت: وبه جزم فی "غنیة المستملی" وقال هذا اذا لم یکن حافظاً لماقرأه فان کان حافظاً له لاتفسد بالاجماع لعدم التلقن، وقال ابن عابدینؒ فی "حاشیة البحر" انه لابد من تقییده عدم الفساد فی الحافظ بأن یکون من غیر حمل۔

قلت: وبهذا ظهر الجواب عمارواه البخاریؒ تعلیقاً: وکانت عائشةؓ یؤمها عبدها ذکوان من المصحف ......وتقریر الجواب ان ذکوان کان حافظاً لمایقرأه فلم یوجد التلقین بل انما وجدت الاستعانة بالمصحف فی الجملة وبها لاتفسد۔

حضرات اکابرین کی اردو عبارات منسلکہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں　　والله اعلم بالصواب وعلمه اتم واحکم

محمد قاسم غفر الله له
محمد قاسم ملتانی غفر الله له
دار الافتاء۔دار العلوم کراچی
۱۴۲۴/۳/۱۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۷-۳-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۱۸/۳/۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
بندہ عبد المنان عفی عنہ
۱۹-۳-۱۴۲۴ھ